جلد ۲۶ | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۵ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۰

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم وصال

اور

جماعت احمدیہ کا عزم و استقلال

مئی کا مہینہ اور خاص کر ۲۶ مئی کا دن اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی الم ناک ہے۔ کہ اس دن وہ مبارک لب بند۔ اور وہ پاک زبان خاموش ہو گئی۔ جو خدا تعالیٰ کا تازہ بتازہ کلام سُناتی تھی۔ وہ آنکھیں بند ہو گئیں۔ جو اسلام اور احمدیت کے نہایت شاندار مستقبل کو بالکل قریب دیکھتی تھیں۔ وہ ہاتھ ساکن ہو گئے۔ جو دن رات دنیا میں گل ہائے معرفت بکھیرنے انسانوں کو ہر قسم کی دنیوی آلائشوں سے پاک کرنے اور بندوں کو اپنے معبود کی طرف لے جانے میں مصروف رہتے تھے۔ اور وہ وجود باجود غیر متحرک ہو گیا۔ جس سے خدا تعالیٰ کے نور کی شعاعیں نکلتی۔ اور قلوب کو منور کرتی تھیں۔ یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لیکن اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کے کندھے پر بہت بڑی ذمہ واری کا بوجھ بھی اسی دن رکھا گیا۔ اور اسی دن فرض منصبی کی طرف پوری طرح متوجہ کیا گیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے دنیا کو جو پیغام سنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا تھا۔ وہ آپ کی جماعت کے سپرد کر دیا گیا۔ اور یہ ہو نہیں سکتا تھا۔ کہ جماعت اس اعتماد کے قابل نہ ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی طرف اٹھا لیتا۔ اس نے جب دیکھا۔ کہ جماعت احمدیہ اس بوجھ کو اٹھانے کے قابل ہو چکی ہے۔ جس کے لئے مسیح موعود کو مبعوث کیا گیا تھا۔ تو اس نے اپنے محبوب کو جو ہر وقت اس کے لئے بے چین۔ اور بے تاب رہتا تھا۔ اپنے پاس بلا لیا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو چکا۔ اور دنیا ایک ایسے پاک وجود سے محروم ہو گئی۔ جسے اس کی منتظر آنکھ تیرہ سو سال کے بعد دیکھ سکی تھی۔ لیکن یہ وصال ٹھیک وقت پر ہوا۔ اور اس لئے ہوا۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے۔ حق و صداقت کے اظہار کے لئے اور مخلوق کو اپنے خالق تک پہنچانے کے لئے جس قدر بھی ضروری سامان تھا۔ وہ مہیا ہو چکا تھا۔ اب صرف اس سے کام لینے کی ضرورت تھی۔ اور یہ کام وہی لوگ کیا کرتے ہیں۔ جو خوش قسمتی سے نبی کے ہاتھ پر جمع ہوتے۔ اور اس کے جھنڈے تلے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی ایک جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سلک میں منسلک کر چکے تھے۔

ہم میں سے ہر ایک کو جو آج زندہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا صدمہ ہے۔ اور بہت بڑا صدمہ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھا وہ اس بات کے لئے مضطرب ہیں۔ کہ پھر دیکھیں۔ اور جنہوں نے نہیں دیکھا ان کے جسم کا ذرہ ذرہ پکار رہا ہے۔ کہ کاش ایک جھلک ہی نظر آ جائے۔ خواہ اس کے لئے کتنی بڑی قربانی کرنی پڑے۔ لیکن یہ تو ممکن نہیں۔ پھر کیا ہمارا فرض نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے ساتھ ہی ہم پر جو ذمہ واری عائد ہو چکی ہے۔ اس کو انتہائی کوشش اور سعی کے ساتھ پورا کریں۔ اور دنیا پر ثابت کر دیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ کی تعلیم زندہ ہے۔ آپ کے فیوض اور برکات زندہ ہیں۔ آپ کے نشانات زندہ ہیں۔ اور ان کا پتہ بتانے۔ اور ان کی طرف کھینچ کھینچ کر لانے والے زندہ ہیں۔

اگر ہم اس فرض کی ادائیگی میں پوری کوشش اور ساری ہمت کے ساتھ لگ جائیں۔ اور اس "قدرت ثانیہ" یعنی خلافت کے ہر ایک حکم کے آگے انشراح صدر کے ساتھ سر تسلیم خم کر دیں۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وصیت میں یوں فرماتے ہیں:۔

"جس راستبازی کو وہ (انبیاء) دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی۔ اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ساری دنیا میں زندہ نبی ثابت کرنے میں کوئی چیز روک نہیں بن سکتی۔ اور اگر کوئی چیز روک بننا چاہے تو وہ ٹھہر نہ سکے گی ؛

انبیاء کا کام دنیا میں ایک رَو پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس رَو کو سیلاب کی شکل میں تبدیل کرنا اور خس و خاشاک کو بہا کر قلوب کی زمینوں میں قبولیت کی قابلیت پیدا کرنا ان کے متبعین کا کام ہوتا ہے۔ اور جب وہ مخلصانہ کمر ہمت باندھ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ ان کو غیر معمولی کامیابی دیتا ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کو باوجود نہایت قلیل التعداد بے سروسامان اور غریب ہونے اور باوجود دیگر مخالفین میں گھرے ہوئے ہونے کے خدا تعالےٰ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں کامیابی پر کامیابی دے رہا۔ اور اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھا رہا ہے۔

اگر ہم اپنے اندر اور زیادہ اخلاص پیدا کریں۔ اور زیادہ جانی اور مالی قربانی پیش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ ہمیں پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی حاصل نہ ہو۔ اور ہم تمام مشکلات اور مصائب کے جنگل کو چیر کر صاف چٹیل میدان میں نہ پہنچ جائیں ؛

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوم وصال کی یاد میں جہاں ہمارے دل مغموم ہوں۔ اور ہماری آنکھیں تر۔ وہاں ہمیں از سر نو یہ عزم باندھنا چاہئے کہ خواہ ہمیں اپنا سب کچھ ہی قربان کر دینا پڑے۔ اور ہم پر کتنی ہی مشکلات اور تکالیف آئیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو تمام دنیا میں پھیلائے اور اسلام کو ہر جہت سے تمام ادیان پر غالب کئے بغیر دم نہ لیں گے۔ خدا تعالےٰ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اس کی توفیق بخشے ؛

مرحومین جن کے جنازے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھائے

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۲۰ مئی (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز جمعہ والدہ ماجدہ چودہری سر ظفر اللہ خان صاحب، خان نقی محمد خان صاحب آف چارسدہ۔ چودہری عبد القادر صاحب وکیل اور شیخ محمد صاحب برادر منشی سید محمد صاحب کلرک خجنگ فیکٹری کنری کا جنازہ غائب پڑھایا۔

۲۶ مئی کو جلسے کئے جائیں

مجالس خدام الاحمدیہ ۲۶ مئی کو ہر جگہ جلسے منعقد کریں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک زندگی کے حالات حضور کے فضائل اور کارنامے بیان کئے جائیں ؛ سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

تعزیت کی قراردادیں

والدہ ماجدہ چودہری سر ظفر اللہ خان صاحب کی وفات پر حسب ذیل جماعتوں نے تعزیت کی قراردادیں پاس کر کے ارسال کی ہیں :۔

۱ - جماعت احمدیہ مزنگ لاہور
۲ - جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور
۳ - جماعت احمدیہ بجے پور

بورڈنگ تحریک جدید کے طلباء کی کامیابی

بورڈنگ تحریک جدید کے ۲۶ طلباء امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے۔ جن میں سے صرف ایک فیل ہوا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب اور ٹیوٹر صاحبان کی محنت بہت کامیاب رہی۔ جو قابل قدر ہے۔ جماعت کے احباب کو بچوں کو یہاں بھیجنا بہت مفید ہوگا۔ قادیان کا ماحول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات اور ملاقات۔ دوسرے بزرگان سلسلہ کے ساتھ تعلقات اور لیکچروں وغیرہ سے مستفیض ہونا علاوہ کامیاب تعلیم کے یہ مزید فوائد ہیں ؛
ناظم تربیت تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ گنج کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ گنج کا ایک تبلیغی جلسہ ۲۱ مئی کو ہوا۔ جس میں مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی نے احمدیت یا احیائے اسلام پر ایک فاضلانہ تقریر کی۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت لطیف تقریر کی۔ ہمارے جلسہ کے مقابلہ میں مخالفین نے بھی ایک جلسہ کیا۔ اور ان کے کچھ لوگوں نے ہمارے جلسہ میں آکر شور مچانا شروع کر دیا۔ سیٹیاں بجانے لگے۔ تمسخر و استہزا کرتے رہے۔ جس سے حضار جلسہ کو بہت تکلیف ہوئی۔ ملک صاحب نے چیلنج پر چیلنج دیا۔ کہ اپنے علماء کو لاؤ۔ مگر کسی کو نہ لاسکے ؛
خاکسار۔ عبد الجلیل عشرت سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گنج

سکرٹریان تحریک جدید

ہر احمدی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب دیکھ لیں۔ کہ اگر ان کی جماعت میں تحریک جدید کے دو سکرٹریوں کا انتخاب تا حال نہیں ہوا۔ تو فوری انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع دیں ؛ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

عشرۂ وصیت کو کامیاب بنایا جائے

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ۲۱ سے ۳۱ مئی تک عشرہ وصیت منایا جا رہا ہے۔ قادیان اور بیرونی جماعتوں کے خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ نہایت مستعدی سے اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں وصیتیں کرائیں۔ سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ اور خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ رسالہ الوصیت کی کاپیاں اور وصیت کے فارم دفتر بہشتی مقبرہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ؛
سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

اعلان تعطیل

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۴ مئی کو چونکہ ایمپائر ڈے کی تعطیل ہوگی۔ اس لئے ۲۶ مئی کا اخبار شائع نہیں ہوگا ؛ (مینیجر)

تصحیح

گزشتہ پرچہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا جو نتیجہ چھپا ہے۔ اس میں بعض نام غلط چھپے گئے ہیں۔ صحیح حسب ذیل ہیں۔
(۱) محمد اسحٰق بقاپوری ۹۱ (۲) شکر الٰہی ۸۹ (۳) عبد المجید ۲۸۶ (۴) محمد داؤد حسن ۵۲۹ (۵) محمد ظہور الدین ۵۰۰

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۲۷) سوختنی قربانی

ان اللہ عھد الینا ان لا نومن لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار (آل عمران) یہ بھی ایک بات عجوبہ پسندوں نے مشہور کر رکھی ہے۔ کہ اگلے زمانہ میں جب یہود اپنی قربانیاں خدا کے حضور پیش کرتے تھے مثلاً اناج پھل۔ چربی اور مویشی وغیرہ تو آسمان سے ایک آگ اترتی تھی۔ جو قربانی کی چیزوں کو جلا دیتی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ قربانی منظور ہو گئی۔ ورنہ نہیں۔ حالانکہ صدیوں تک ہمیشہ ایسا معجزہ ظاہر ہوتے رہنا خود معجزہ کے مفہوم کے خلاف ہے۔ بات صرف یہ تھی۔ کہ ان لوگوں کو حکم تھا کہ اپنی قربانیاں جمع کر کے انہیں آگ لگا دیا کریں۔ تاکہ لوگ صدقات و نذور کا مال خود نہ کھا لیا کریں۔ یہی حکم بعض قسم کے مالِ غنیمت کے بارہ میں بھی تھا۔ وہ بھی خود کھانا ناجائز تھا۔ جلا دیا جاتا تھا۔ جب اسلام نے قربانیوں اور غنیمت کے متعلق زیادہ مفید احکام صادر کئے تو یہودی اعتراض کرنے لگے کہ اگلے پیغمبر تو سوختنی قربانیاں کیا کرتے تھے۔ اے محمدؐ آپ کیسے پیغمبر ہیں کہ ان کے خلاف چلتے ہیں۔ اس پر ان کو جواب ملا۔ کہ جو پیغمبر سوختنی قربانیاں کرتے تھے۔ تم خود ان کے خلاف کیوں رہا کرتے تھے۔ یہ تو تمہارا بہانہ ہے۔ نیز اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اگر واقعی آسمان سے ہی آگ نازل ہوا کرتی تھی۔ تو پھر تو ان پیغمبروں کی مخالفت کی کوئی وجہ ہی نہ تھی۔ آگ کا آسمان سے نازل ہونا ان کی صداقت کا کافی ثبوت تھا۔ مگر چونکہ بنی اسرائیل اس کے باوجود بھی ان پیغمبروں کی مخالفت کرتے اور ان کو ستاتے رہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ آگ آسمانی نہ تھی۔ آسمانی ہوتی۔ تو کوئی دشمن سے دشمن بھی دم نہ مار سکتا۔ اصل یہی ہے۔ کہ وہ آگ خود لگائی جاتی تھی۔ اب آپ پوچھیں گے۔ کہ پھر یہ بات مشہور کیونکر ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ شروع میں تو یہ قربانیاں سب کے سامنے جلائی جاتی تھیں۔ مگر جب ہیکل تیار ہو گئی۔ تو اس میں اندر ایسی جگہ بنائی گئی۔ جہاں سوختنی قربانیوں کے لئے بھی انتظام جلانے کا کیا گیا مگر اس جگہ اندر عام لوگوں کا جانا منع بلکہ حرام تھا۔ صرف کاہن ہی وہاں جا سکتے تھے۔ آگ اوپر سے ڈالی جاتی تھی۔ مرد عورت نیچے باہر کھڑے تماشہ دیکھتے تھے اور دیکھتے تھے کہ آگ چھت کی طرف سے گری ہے۔ اور جب چربی وغیرہ جل کر خاص قسم کے شعلے نکلتے تھے۔ اور آگ خاص طور پر بھڑکتی تھی۔ تو اس کو قبولیت کی علامت سمجھتے تھے۔ اور اس طرح جل جانے کے بعد مبارک مبارک کا شور ہوتا تھا۔ یعنی الحمد للہ کہ قربانی خدا تک پہنچ گئی۔ اس سے بعض ناواقف جاہل یہ سمجھنے لگے۔ کہ آگ آسمان سے آتی ہے۔ اور بھڑک کر جل جانا گویا قبولیت کا نشان ہے۔ یہی باتیں پھر مسلمانوں میں مشہور ہو گئیں۔ ورنہ اس میں نہ کوئی عجوبہ تھا۔ نہ کرامت۔

میں نے اس مضمون میں اکثر جگہ اس قسم کی عجوبہ پسندیوں کی تردید کی ہے۔ اور بعض خاص واقعات کو اس طرح ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ عام اور نیچر کے معمولی واقعات تھے۔ میری غرض اس سے یہ نہیں۔ کہ معجزات نعوذ باللہ نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ علاوہ اصل معجزات کے فرضی اور غلط زیادتیاں جو لوگوں نے انبیائے سابقین اور ان کی جماعتوں کی بابت پیدا کر دی ہیں۔ ان کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ کیونکہ یہ حال ہو گیا تھا۔ کہ بنی اسرائیل میں کوئی چھینک بھی لے۔ تو معجزہ۔ ان کا چلنا۔ پھرنا۔ سونا۔ کھانا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ شکار کرنا۔ سب معجزہ اور کرامت۔ مگر امتِ محمدیہ ان باتوں سے بالکل خالی۔ اس ذہنیت کا یہ اثر ہوا۔ کہ مسلمان عیسائی ہو گئے۔ اور جب خود ان میں نبی آیا۔ تو انہوں نے اس لئے نہ مانا۔ کہ وہ بسبب ان فرضی معجزات کے نہ ہونے کی وجہ سے ان کی نظروں میں نہ جچا۔ اگلے لوگوں میں تو کوے اور مچھلیاں۔ اور مکھے۔ اور خچریں تک کرامتیں دکھاتی تھیں۔ مگر خیر امت میں معاملہ صفر ہے۔ اسی بات نے اکثر لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

بس ضروری تھا۔ کہ حقیقت بے نقاب کی جائے۔ اور دکھایا جائے۔ کہ جیسے معجزات پہلے لوگوں کے تھے۔ وہ اور ان سے بڑھ کر امتِ محمدیہ کے بزرگوں نے دکھائے ہیں۔ اور جو عجوبہ پسندیاں ان کی ظاہر کی جاتی ہیں۔ وہ عام واقعات ہیں۔ جو پہلے بھی ہوتے تھے۔ اور اب بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً قابیل کے زمانہ میں بھی کوا زمین کھود کر کھانے پینے کی چیز چھپا دیتا تھا۔ اور اب بھی۔ اس نے کوئی لاش نہیں دبائی تھی۔ بلکہ صرف روٹی یا کسی کھانے کی چیز کا ایک ٹکڑا دبایا تھا۔ اُسے دیکھ کر قابیل نے اس کی نقل کر لی۔ اور بھائی کی لاش کو دبانے کا خیال آ گیا۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھا مچھلیاں سبت کے دن اس لئے آتی تھیں کہ سب شکار والے جانور اسی طرح خطرہ اور بے خطرہ کے دنوں اور وقت کو اپنے تجربہ سے پہچاننے لگتے ہیں۔ مسلمانوں کے زمانہ حکومت میں لوگ جمعرات کی شام کو شکار کو جایا کرتے تھے۔ کیونکہ دوسرے دن جمعہ کو تعطیل ہوتی تھی۔ برسوں کے تجربہ کے بعد شکار یعنی ہرن وغیرہ نے معلوم کر لیا۔ کہ جمعرات کے دن انسان سے چھپنا بہتر ہے۔ ورنہ اس دن ہمارے گلے میں سے ایک دو ضرور غائب ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پھر شکاریوں میں بھی مشہور ہو گیا۔ کہ جمعرات کو شکار نہیں ملتا۔ یہی حال اب انگریزی حکومت میں ہفتہ۔ اور اتوار کے شکار کا ہو گیا ہے کہ آگے پیچھے کے دنوں میں تو شکار دستیاب ہو جاتا ہے۔ مگر ہفتہ اتوار کو نہیں ملتا کیونکہ ان کا سبت اتوار ہے اور انہی دنوں میں لوگ شکار کو نکلتے ہیں۔ اگر اس دن شکار ملتا بھی ہے۔ تو ڈرتا بہت ہے اور مارا نہیں جاتا۔ یا مشکل سے مارا جاتا ہے بس یہی ساری کرامت ہے۔

(۲۲۸) کثرت قبولیت دعا بھی انبیاء کا نشان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ منجملہ دیگر نشانات کے خدا تعالےٰ نے مجھے ایک نشانِ قبولیت دعا کا بھی دیا ہے۔ یعنی میری دعائیں بکثرت قبول ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں بھی یہی بات حضرت زکریا نے پیش کی ہے۔ یعنی ولم اکن بدعائک رب شقیا (مریم) اے رب میں نے جب بھی تجھے پکارا ہے۔ تو نے میری دعا سنی ہے اور مجھے قبولیت سے محروم نہیں رکھا۔

(۲۲۹) ملکِ سلیمان

رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی جو حضرت سلیمان کی دعا ہے۔ اس کا مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں میرے برابر کا اب کوئی بادشاہ نہ ہو۔ ورنہ مسلمان بادشاہوں اور آج کل کی انگریزی یا روسی سلطنتوں کی وسعت کے آگے سلیمانی ملک کی وسعت کچھ بھی نہ تھی۔ صرف عراق شام یا کچھ حصہ عرب کا اس میں داخل تھا۔ اور بس۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال

۲۶ مئی وہ دن ہے جو کہ ہر احمدی کے دل کو بے قرار کر دیتا۔ اور روح میں ایک کپکپی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس دن وہ المناک اور دردناک گھڑی آئی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ناپائیدار دنیا کو خیرباد کہتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ دنیا فانی ہے اس کی کوئی چیز بھی پائیدار اور دائمی نہیں۔ قضاء و قدر کا قانون اٹل ہے۔ کوئی بشر موت سے مستثنےٰ نہ ہوا نہ ہو گا۔ اگر اس دنیا میں کسی انسان کے لئے جسمانی طور پر دائمی بقا مقدر ہوتی۔ تو سب سے زیادہ اس کے اہل سید الانبیاء سرور کونین حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ مگر خدا تعالےٰ کی مشیت اور اس کے قانون کے ماتحت ایسا نہیں ہوا اور وہ خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم تریسٹھ سال کی ایک مختصر سی زندگی کے بعد رفیق اعلےٰ سے جا ملے۔ حضرت احمد علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بد نیا گر کسے پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

بہر حال موت کا سلسلہ جاری ہے سینکڑوں اور ہزاروں موتیں روزانہ ہوتی ہیں۔ لیکن ایک انسان جس کے ساتھ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کی خوشی اور راحت وابستہ ہوتی ہے اس کی وفات یقیناً اپنے اندر ایک ایسا درد اور دکھ لئے ہوئے ہوتی ہے جس کا اظہار انسانی طاقت سے باہر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب ایک نیک اور راستباز انسان مرتا ہے تو عرش رحمن میں تزلزل پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس مقدس و مطہر وجود کی وفات پر کیا کیفیت ہوتی ہوگی۔ جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔ کہ جس زمانہ میں مسیح مبعوث ہو اسے میرا سلام کہا جائے خواہ کتنی ہی دور سے اور مشقت اٹھا کر آنا پڑے۔ اور جس کی بعثت کی اہم غرض اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہو۔ یحی الدین ویقیم الشریعۃ کہ وہ شریعت اسلام کو دنیا میں زندہ اور قائم کرے گا۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت اور اس کی تبلیغ اکناف عالم تک ہوگی۔

وہ مقدس اور مطہر وجود جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہو۔ کہ وہ میرے خَلق اور خُلق سے مشابہ ہو گا۔ جس کے متعلق یہ خوشخبری دی گئی ہو۔ کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس یعنے اگر ایمان اس زمانہ میں ثریا پر بھی چلا گیا ہو گا۔ تو وہ خدا کا برگزیدہ مسیح اسے دوبارہ دنیا میں لا کر قائم کرے گا۔ اور لوگوں کو دوبارہ عہد مصطفوی پر قائم کرے گا۔ اور شریعت اسلامیہ کا انہیں پابند بنائے گا۔ جس کے زمانہ میں آسمانی علوم کے دروازے کھولے گئے۔ اور اقوام عالم نے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں اس کے ذریعہ سے برکت حاصل کی۔ اور آسمانی نور سے بہرہ ور ہوئے وہ جس کی آواز پُرکیف روحانی نغموں سے معمور تھی۔ جس کی مبارک زبان کی ایک حرکت روحانیت کے سمندر میں تموج پیدا کر دیتی جس کے قلم نے دنیا میں تہلکہ بپا کر دیا۔ جس کے پاکیزہ اخلاق نے ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ جسکا رحم اور کرم بے اندازہ تھا۔ جسکا ایک ایک نفس مردہ دلوں کے لئے مسیحائی کا کام دیتا تھا اس نے آج کے دن اس عالم فانی سے حیات جاودانی کی طرف رحلت فرمائی تھی اللہ تعالےٰ کے انبیاء جن اوصاف سے متصف ہوتے ہیں۔ اور جو خوبیاں انکو عطا کی جاتی ہیں۔ کوئی شخص کماحقہ ان کی تشریح نہیں کر سکتا۔ پھر میری کیا بساط کہ میں روحانیت کے اس چشمہ کے متعلق کچھ عرض کر سکوں جس نے ہزارہا روحانی پیاسوں کو سیراب کیا اور لاکھوں کو کھینچ کر اپنے پاس لے آیا۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں اس پر نازل ہوں۔ دل میں ایک سوز ہے مگر تحریر میں لانے سے قاصر اور زبانی بیان کرنے سے عاجز ہوں۔ مختصر یہ کہ وہ برگزیدہ انسان اپنے استاد کامل اور مطاع بے مثال حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین تھا۔ وہ اخلاق حمیدہ زکی حلم، خوش خلقی، ہمدردی، سخاوت، نیکی تقوےٰ، پارسائی، ملنساری، روحانیت، عشق الٰہی، فروتنی، مہمان نوازی، حسن معاملگی، ایفائے عہد، توکل، راستبازی، امانت، دیانت، استقلال، ایثار، عفو، صبر، شکر، انصاف، صلہ رحمی۔ اور تمام قسم کے اعمال صالحہ میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ تھا۔ اس کی ہر حرکت و سکون شریعت اسلامیہ کے احکام کی ایک تشریح اور توضیح تھی اور اس کی بتلائی ہوئی تعلیم وہ جادۂ مستقیم تھی جس پر چلکر انسان اپنے مقصود اعلےٰ کو حاصل کر سکتا ہے۔ پس ایسے مقدس انسان کی وفات جس قدر المناک اور روح فرسا ہو سکتی ہے۔ اسکا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کو انکی زندگی میں شناخت کرنے والے اور انکی قدر جاننے والے بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن انکی رحلت کے بعد ہر صاحب عقل و ہوش انسان کو محسوس ہوتا ہے کہ دنیا سے ایک بہت بڑی نعمت چھن گئی۔ یہی حالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت پیدا ہوئی۔ اور ہندوستان کے تمام مقتدر اخبارات نے اسکا اظہار کیا۔ ذیل میں صرف دو اخبارات کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ اخبار "پاؤنیر" الہ آباد نے لکھا کہ: "اگر پچھلے زمانہ کے اسرائیلی نبیوں میں سے کوئی نبی عالم بالا سے واپس آ کر دنیا میں اسوقت تبلیغ کرے۔ تو وہ بیسویں صدی کے حالات میں اس سے زیادہ غیر موزوں معلوم نہ ہوگا۔ جیسے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی معلوم ہوتے تھے۔ جنکی وفات حال میں ہی اپنے وطن پنجاب میں واقع ہوئی ہے ہم یہ قابلیت نہیں رکھتے۔ کہ انکی عالمانہ حیثیت پر کوئی رائے قائم کریں۔ مگر یہ یقینی بات ہے کہ ان کی جماعت ایک وقت بہت بھاری جماعت ہو گئی تھی۔ جو ان کے ذاتی اثر اور تعلیم کا نتیجہ تھا.... بہر حال قادیان کا نبی ایک ایسا انسان تھا جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آیا کرتے۔ ان کی روح پر سلامتی ہو"۔

اخبار وکیل امرتسر نے لکھا: "وہ شخص بہت بڑا شخص جسکا قلم سحر تھا۔ اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی کائنات کا مجسمہ تھا جسکی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے۔ اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا تھا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلافات کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا کہ انکا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا۔ اور اسکے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اسکی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ کر دیا۔

ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے"۔

خدا تعالیٰ کے ماموروں کی یہ بھی ایک خصوصیت ہوتی ہے۔ کہ جس مقصد اور مدعا کو لے کر وہ دنیا میں آتے ہیں۔ وہ انکی رحلت کے بعد بھی جاری و ساری رہتا ہے۔ اور انکا لگایا ہوا پودا روز بروز اور تناور درخت بنتا جاتا ہے۔ کہ اسکی شاخیں اکناف عالم میں پھیلتی جاتی ہیں۔ ویسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد ہوا۔ اور ہوتا جا رہا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو آپ کو قبول کر کے خدمت اسلام بجا لانے کی صف میں کھڑے ہوتے جا رہے ہیں۔ اور افسوس ہے ان پر جو ابھی تک اس سعادت سے محروم ہیں۔ اور دین و دنیا کا خسران ہے ان کے لئے جو آپ کے خلاف صف آرا ہیں۔ اور آپکی شان میں [illegible] بے ادبی اور گستاخی کے مرتکب ہو [illegible]۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل

مرکزی جماعت احمدیہ کی قربانیاں اور بیرونی جماعتیں

از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔اے بیرسٹرایٹ لاء

جماعت احمدیہ آج کل جن مشکلات میں سے گذر رہی ہے۔ان سے ہر احمدی واقف ہے۔ان حالات میں اسے مالی قربانیاں پہلے سے بہت زیادہ کرنے کی ضرورت ہے۔اور خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ کر رہی ہے۔عام چندوں کے علاوہ۔تحریک جدید اور بعض زائد چندوں کا بوجھ اس قدر ہے۔کہ اگر خدا کا فضل جماعت کے شامل حال نہ ہو۔تو وہ اس بوجھ کو نہ اٹھا سکے۔

اس سال خلافت جوبلی فنڈ کی نہایت مبارک تحریک کو کامیاب بنانا بھی جماعت کا فرض ہے۔اور جیسا کہ پہلے دیکھنے میں آیا۔امید ہے کہ جماعت احمدیہ اس سال بھی قربانی کی روح پہلے سے بڑھ چڑھ کر دکھائیگی۔اس میں تو کوئی شک نہیں۔کہ جماعت دیگر چندوں کے علاوہ جوبلی فنڈ کے لئے بھی تین لاکھ جمع کردیگی۔مگر سوال یہ ہے کہ تمام جماعت کے ممبر اس بارے میں اپنا فرض ادا کریں گے۔یا نہیں۔یہ سوال اس لئے پیدا ہوا ہے کہ اس وقت تک مخلصین نے تو اپنی ہمتوں سے بڑھ چڑھ کر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اپیلوں پر لبیک کہا۔مگر بعض جو کہ کمزور ہیں۔انہوں نے اس طرح حصہ نہیں لیا۔جس طرح کہ لینا چاہیئے تھا اگر اس بات کو جماعت وار لیا جائے تو فوراً پتہ لگ جائے گا کہ بعض جماعتیں تو بہت قربانی کرتی چلی آرہی ہیں۔اور بعض نے اس قربانی میں اس قدر حصہ نہیں لیا۔جیسا کہ ان کو لینا چاہیئے تھا یہی حال افراد کا بھی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیان کی جماعت نے جو قربانی کی روح دکھائی ہے۔وہ کسی اور جماعت نے پیش نہیں کی۔الاماشاء اللہ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے تھا۔کیونکہ مرکزی جماعت ہر دینی خدمت میں نمونہ ہے۔ساری جماعت کے لئے اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اسے سب سے پہلے مخاطب فرماتے ہیں۔ہر وہ ارشاد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا۔اس کی مرکزی جماعت نے پوری طرح تعمیل کرنے کی کوشش کی جو شخص قادیان کے احمدیوں کی اندرونی حالت سے واقف ہے۔وہ جب ان کی قربانی پر نظر ڈالتا ہے تو بے اختیار کہہ اٹھتا ہے کہ واقعی انہوں نے قربانی کرنے میں تمام لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔قادیان میں جماعت کے ہر فرد بلکہ بچے بچے نے ان تمام تحریکوں میں حتی المقدور حصہ لیا۔جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جاری فرمائیں اور اس طرح قادیان کی جماعت اپنی قربانی میں تمام جماعتوں سے بڑھ گئی باہر کی جماعتوں میں سے بعض مخلصین نے بہت بڑی قربانیاں کیں اور قابل رشک قربانیاں کیں۔مگر بحیثیت جماعت کوئی جماعت ان قربانیوں میں مرکزی جماعت کا مقابلہ نہیں کرسکی۔وقتی تحریکیں تو علیحدہ رہیں۔بہت سے بیرونی جماعتوں میں ایسے لوگ ہیں جو پوری شرح کے ساتھ ماہوار چندہ بھی نہیں دیتے حالانکہ یہ ہر احمدی پر فرض ہے۔اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔کہ ایسے لوگوں نے دوسری تحریکوں میں کتنا حصہ لیا۔حالانکہ وہ قادیان کے لوگوں سے مالی لحاظ سے بہت خوش حال ہیں۔

قادیان کے لوگوں کی آمدنیاں بہت تھوڑی ہیں۔مگر باوجود اس کے وہ خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہوئے ہزاروں روپوں کی آمدنیاں رکھنے والوں کو پیچھے چھوڑ رہے ہیں۔اب خلافت جوبلی فنڈ میں بھی قادیان کی جماعت نے تیس ۳۰ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور یقیناً وہ اس وعدہ کو پورا کردیگی اسی سال جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا۔کہ کارکنوں کے گذارہ کی رقوم کم کردی جائیں۔اور ترقیاں روک دی جائیں تو اسے بھی تمام کارکنوں نے خوشی سے قبول کیا۔اور میں پورے یقین کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر اور زیادہ ضرورت پیش آئی اور مطالبہ کیا گیا۔تو قادیان کی جماعت اپنے گھروں میں سے آخری چیز تک نکال کر پیش کردیگی۔مگر کبھی باہر کی جماعتوں نے بھی یہ خیال کیا۔کہ پیش آمدہ مشکلات میں وہ پوری طرح جماعت احمدیہ قادیان کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کریں۔

باہر کے تمام احمدیوں کو ضرور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ احمدی کہلانے کی وجہ سے جو ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ان کو اٹھانا ان کا بھی فرض ہے اور جماعت کی مشکلات کے حل کرنے کا سب سے بہتر طریق یہی ہے کہ باہر کی جماعتیں ہر شخص سے پورا پورا چندہ لیں۔اور ہر ایک کو مجبور کریں کہ اپنی توفیق کے مطابق دوسری تحریکات میں بھی حصہ لے۔جماعت کی خدا کے فضل سے اب اس قدر تعداد ہے کہ اگر آدھے لوگ بھی اپنی آمد کے مطابق چندہ دیں۔تو ساری مشکلات حل ہوسکتی ہیں۔باہر کی جماعتوں میں کئی لوگ ایسے ہیں جن کی آمدنیاں سو یا سو سے بھی زیادہ ہیں مگر وہ چندہ دو تین روپیہ ہی دیتے ہیں۔بعض ایسے بھی ہیں جو مکان کا کرایہ پچاس ساٹھ روپیہ تو دیدینگے۔مگر پانچ یا دس روپیہ چندہ نہیں دیتے۔اسی طرح جب یہ دیکھا جائے کہ کتنے ہیں جنہوں نے وصیتیں کی ہوئی ہیں۔تو معلوم ہوتا ہے۔کہ صرف چار یا پانچ فی صدی ہیں۔جنہوں نے اس نعمت کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

میں پھر ایک بار یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میری اس سے مراد یہ نہیں۔کہ ہر جماعت ایسی ہے۔خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت سی ایسی جماعتیں بھی ہیں۔جو بحیثیت جماعت بھی پوری کوشش سے کام کررہی ہے۔

سب سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک تو ایسی سست جماعتیں دینی کاموں میں پوری طرح حصہ نہیں لیتی۔پھر ان میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔جو مرکزی جماعت پر اعتراض کرتے ہیں۔دراصل مقصد ان کا تو اپنی کمزوری کو چھپانا ہوتا ہے مگر تھوڑے ہی عرصہ میں پتہ لگ جاتا ہے۔کہ ان کے اعتراضوں کی کیا حقیقت ہے۔

وہ جن پر اعتراض کرتے ہیں۔ان کی تو یہ شان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اصحاب صفہ کیا۔وہ گھر بار چھوڑ کر اور اپنے عزیزوں سے علیحدہ ہوکر قادیان میں آبیٹھے۔ان میں سے بہت سے ایسے تھے۔جب قادیان آئے تو دنیاوی سامان ان کے پاس کچھ نہ تھے مگر خدا نے ان کے توکل کا انہیں اجر دیا۔اور ان کیلئے غیب سے روزی کے سامان پیدا کردئے۔جو بھی مشکلات ان کے سامنے آئیں۔انہوں نے بخوشی برداشت کیں۔اور جو بھی ذمہ داری بحیثیت مرکزی جماعت ان پر عائد ہوتی رہی اس کو انہوں نے اچھی طرح پورا کیا مگر پھر بھی بعض لوگ ان پر اعتراض کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

کہا جاتا ہے۔کہ قادیان کے لوگ آرام طلب ہیں۔مگر معلوم نہیں۔یہ اعتراض کس بنا پر کیا جاتا ہے۔آرام کے جو ظاہری اسباب ہیں۔وہ تو ان کو میسر نہیں۔البتہ اگر اللہ تعالےٰ نے ان پر خاص فضل کر رکھا ہے۔کہ باوجود دنیوی آرام کے سامان نہ ہونے کے ان کو اطمینان قلب حاصل ہے۔تو یہ ایک خدا کی نعمت ہے۔جس کو حاصل کرنے کے لئے اوروں کو بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ان پر تو کسی صورت میں اعتراض نہیں ہوسکتا۔

تقرر امراء کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو حسب ذیل جماعتوں کے لئے ۱ مئی ۳۶ سنہ سے آخر اپریل ۴۱ سنہ تک امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) جماعت احمدیہ گورداسپور — مرزا عبدالحق صاحب وکیل
(۲) " " انبالہ شہر — بابو عبدالرحمٰن صاحب
(۳) " " دوالمیال ضلع جہلم — مولوی کرم داد صاحب
(۴) " " اٹھوال ضلع گورداسپور — چوہدری سلطان بخش صاحب

(ضروری نوٹ)۔ امیر جماعت گورداسپور براہ مہربانی مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے حلقہ امارت میں کون کون سی جماعتیں شامل ہیں۔ کیونکہ اس دفعہ ان کی طرف سے کوئی وضاحت اس امر کی نہیں کی گئی۔ گذشتہ انتخابات میں یہ وضاحت ہوتی رہی ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

چک لوہٹ ضلع لدھیانہ

پریذیڈنٹ — شیر محمد صاحب
سکرٹری مال — "
" تبلیغ — "
امام الصلوٰۃ — عبدالرحیم صاحب
سکرٹری خدام الاحمدیہ — شیر محمد صاحب
قاضی — عبدالرحیم صاحب

چک ۸۰ جنوبی (سرگودھا)

پریذیڈنٹ — چوہدری فتح خان صاحب
امین —
سکرٹری مال — چوہدری فتح علی صاحب
محصل — چوہدری محمد عبداللہ صاحب

کھارا ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ — چوہدری امیر محمد صاحب
وائس پریذیڈنٹ — ڈاکٹر کپتان محمد الدین صاحب
سکرٹری مال — ماسٹر محمد بخش صاحب
" تعلیم و تربیت — ماسٹر چراغ محمد صاحب
" امور عامہ — شیخ ولی محمد صاحب
" تبلیغ — مولوی نعمت اللہ صاحب فاضل
" تحریک جدید — مولوی محمد شریف صاحب
" ضیافت — شیخ فیض قادر صاحب

محصلین:
ماسٹر چراغ محمد صاحب
مولوی عبدالرحمٰن صاحب
شیخ عطا محمد صاحب
میاں نظام الدین صاحب

حلقہ دار العلوم قادیان

سکرٹری مال — محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹی
محاسب — " "

بیرونی انجمنوں کے جدید عہدہ داروں کی منظوری

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے حسب ذیل عہدہ دار تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ فوراً مکمل ریکارڈ کے ساتھ ان کو اپنے اپنے کام کا چارج دیدیں اگر کسی انجمن کے منتخب شدہ عہدہ دار کا نام فہرست ہذا میں شائع نہیں ہوا۔ تو اسے متعلقہ دفتر سے اس کے متعلق کسی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اور جب تک متعلقہ دفتر سے کوئی اطلاع نہ آئے۔ سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں۔ (ناظر اعلیٰ)

بٹالہ

پریذیڈنٹ — شیخ محمد عبدالرشید صاحب
وائس " — فضل حق صاحب
سکرٹری مال — بابو محمد افضل صاحب
" تحریک جدید — "
سکرٹری وصایا — ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
" تعلیم و تربیت — شیخ عبدالرب صاحب
" ضیافت — محمد یوسف صاحب
" امور عامہ — چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل

دوبارہ امیر کا جلد انتخاب کر کے منظوری لینی چاہیئے۔

آبادان

جنرل سکرٹری — میاں احمد گل صاحب

یہ جماعت عہدہ امارت کو خود بخود اڑانے کا فیصلہ نہیں کر سکتی۔ بلکہ مفصل وجوہات پیش کر کے اجازت لینی چاہیئے۔

شیخوپورہ

پریذیڈنٹ — چوہدری حمید اللہ صاحب امیدوار سب جج
سکرٹری امور عامہ — چوہدری حاکم دین صاحب وکیل
جنرل سکرٹری — رحیم بخش صاحب
سکرٹری تبلیغ — "
" مال — منشی احمد علی صاحب
" تحریک جدید — "
" تعلیم و تربیت — مولوی چراغ الدین صاحب
محصل — شیخ مولا بخش صاحب

لائل پور

جنرل سکرٹری — چوہدری بشیر احمد خان صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل
سکرٹری مال — شیخ عبدالرب صاحب
" تبلیغ — چوہدری عصمت اللہ خان صاحب وکیل

وصیتیں

نمبر ۵۰۵۵ منکہ نظام الدین سیال ولد چودہری غریب خان سیال مرحوم ذیلدار پیشہ زراعت عمر ۸۱ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن جوڑا ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) موضع جوڑا تحصیل قصور موضع گوہٹر تحصیل قصور و موضع قطبہ تحصیل قصور و موضع کھنگر انوالہ تحصیل چونیاں و موضع چک ۹/۱۱ تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری میں میری اراضی اپنے دیگر یک جدیوں کے ساتھ مشترکہ چلی آتی ہے۔ جس کا اندراج کاغذات مال میں مطابق حقوق حصہ داران موجود ہے۔ موضع جوڑا میں منظہر کے حصہ میں ۶۸ ایکڑ اور موضع گوہٹر میں ۱۹۲ ایکڑ (جس میں سے میں ۱۲۳ ایکڑ اپنے لڑکے نور محمد کو اس سے قبل برضامندی دیگر برادران ہبہ زبانی کر چکا ہوں) موضع کھنگرانوں میں یکصد ایکڑ موضع قطبہ میں ۹۲ ایکڑ کل ۳۱۹ ایکڑ کا میں ان مواضعات مندرجہ بالا میں بتفصیل متذکرہ بالا مالک و قابض ہوں۔ اس کے علاوہ موضع گوہٹر میں ۵۱ ایکڑ زمین کا منظہر بشراکت دیگر یک جدیاں مالک ہے۔ اور بعض دیگر اشخاص اس میں بطور دخیل کار درج کاغذات مال ہیں۔ اور چک ۹/۱۱ تحصیل پاکپٹن میں ۹۰ ایکڑ میں منظہر بشراکت دیگر یک جدیاں گورنمنٹ کے ماتحت موروثی ہے۔ جس کا اندراج کاغذات مال میں حسب حصص جدی موجود ہے۔ کل اراضی مندرجہ بالا میں سے منظہر تیسرے حصہ کا حصہ دار ہے۔ اپنے حصہ کی کل اراضی ۳۱۹ ایکڑ + ۱۷ ایکڑ + ۳۰ ایکڑ کل ۳۶۶ ایکڑ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ چونکہ زیادہ تر حصہ جائیداد متذکرہ بالا کا جدی ہے۔ اس لئے اس کل جائیداد کی بازاری قیمت پچاس ہزار روپیہ ہے۔ اس کا دسواں حصہ مبلغ پانچہزار نصف جس کے اڑھائی ہزار روپیہ ہوتے ہیں۔ اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بحساب ایک ہزار روپیہ سالانہ داخل کر دونگا۔ اگر مبلغ پانچہزار میں سے کوئی رقم میں اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکا۔ تو میری جائیداد متروکہ اس کی ذمہ وار ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو حق ہوگا۔ کہ جو رقم مبلغ پانچ ہزار میں سے باقی رہ جائے۔ وہ میری جائیداد متروکہ سے وصول کرے۔ اور میرے وارثان و جانشینان ذمہ وار ہوں گے۔ کہ وہ باقی ماندہ رقم خود ادا کر دیں۔ اور اگر خود ادا نہ کریں۔ تو صدر انجمن احمدیہ جائیداد متروکہ منظہر سے وصول کرے۔ جس قدر جائیداد میں نے اپنی اس وصیت میں درج کی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد اس وقت میری نہیں۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد میں پیدا کروں یا کسی دوسرے ذریعہ سے اس کا حق مجھ کو ملے تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ میرے وارثان و جانشینان میری اس وصیت کے پابند ہوں گے

العبد چوہدری نظام الدین سیال۔ گواہ شد محمد حبیب اللہ سیال ولد چوہدری جلال دین سیال۔ گواہ شد۔ فتح محمد سیال۔ الراقم نذیر احمد عفی عنہ بقلم خود۔

نمبر ۵۰۵۳ منکہ خورشید بی بی زوجہ عبداللہ ایس وی جوڑہ کرنانہ قوم راجپوت (جنجوعہ) پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن آڑہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت تین صد روپیہ حق مہر ہے۔ جس میں زیورات بھی شامل ہیں کہ تقریباً ۱۵۰ روپیہ کی مالیت کے ہیں۔ بقایا ڈیڑھ صد نقد اپنے خاوند کی تحویل میں رکھا ہے۔ جسے جب چاہوں لے سکتی ہوں۔ میں کل تین صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے بعد جو بھی جائیداد میرے حق میں

ضرورت رشتہ

چودہری فیض احمد صاحب گرداور قانون گو کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ ان کے چار لڑکے ۱۶ سال ۸ سال ۱۰ سال اور ۵ سال کے ہیں۔ آپ نوجوان اور زمیندار قوم سے ہیں۔ لڑکی کم از کم پرائمری پاس نوجوان صحت ور اور زمیندار احمدی خاندان سے ہو۔

خط و کتابت بنام۔ ڈاکٹر نور احمد احمدی میڈیکل آفیسر شفاخانہ چک نمبر ۲۱۰ گ۔ ب براستہ ماموں کانجن ضلع لائل پور۔

تریاق جریان

سرعت انزال۔ ... رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوشرو بنانا۔ اس کا کام ہے معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے۔ نوٹ :۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

(دوائی اٹھرا)

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے تشنج۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاوا یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۲ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو قطعی طور پر معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور لنکا شائر ڈیلی گیشن کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے لئے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مداخلت کامیاب نہیں ہو سکی اور گفت و شنید ناکام رہی ہے توقع کی جاتی ہے کہ ہر دو پارٹیوں کی طرف سے الگ الگ بیان جاری کئے جائیں گے۔

شملہ ۲۱ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر حکومت ہند ماہ جون کے پہلے ہفتہ میں بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن جائیں گے تاکہ ہر دو ممالک کے درمیان تجارتی معاہدہ کے متعلق جو گفت و شنید گذشتہ ۱۸ ماہ سے جاری ہے۔ اس کو ختم کیا جائے۔ باوجودیکہ شملہ کی گفت و شنید ناکام رہی ہے باخبر حلقوں کو امید ہے کہ ہندوستانی مشیروں کی رائے کے مطابق ایک تجارتی معاہدہ ہو جائے گا۔

کراچی ۲۱ مئی۔ گورنر سندھ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ کمشنروں اور کلکٹروں کے درباروں کا انعقاد بند کر دیا گیا ہے اور درباروں میں کرسی نشینی کی مراعات بھی ختم کر دی گئی ہیں۔ اب آئندہ دربار صرف گورنر منعقد کیا کریگا

بمبئی ۲۱ مئی۔ حکومت بمبئی کی طرف سے احمد آباد میں امتناع شراب کے لئے ایک محکمہ یکم جون سے کھولا جا رہا ہے۔ مسٹر گلزاری لعل نندہ پارلیمنٹری سکرٹری اس محکمہ کے انچارج ہونگے۔

کلکتہ ۲۲ مئی۔ محکمہ آبکاری کے ملازموں نے آج یہاں ایک مکان پر چھاپہ مار کر ایک من بارہ سیر افیون اور ایک من چار سیر چرس برآمد کی۔ ان کی مالیت پندرہ ہزار روپے کے قریب ہے اس سلسلہ میں پانچ پٹھان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

جبل پور ۲۲ مئی۔ پراونشل کانگرس کمیٹی نے آج فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کانگرس سیشن تحصیل جبل پور میں ہو۔ اس کے لئے مقام پوری کے قریب منتخب کیا گیا ہے۔

کٹک ۲۲ مئی۔ پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے صدر نے اعلان کیا کہ اس وقت صوبہ میں ۸۶ ہزار کانگرس کے ممبر ہیں۔

بمبئی ۲۲ مئی۔ گورنمنٹ عنقریب اس سوال کا فیصلہ کرے گی کہ شہر میں واقع ملکہ وکٹوریہ کے بت کی مرمت کی جائے یا اس کی جگہ نیا بت نصب کیا جائے۔ یہ بت کئی برسوں کی بارشوں اور دھوپ سے بہت خراب ہو گیا ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر اس کی مرمت کی گئی تو اس پر ۱۷ اور ۲۰ ہزار روپیہ کے درمیان خرچ آئے گا۔ بمبئی کارپوریشن اس سوال پر غور کر چکی ہے اور اس سلسلہ میں ضروری کاغذات عنقریب بمبئی گورنمنٹ کو بھیج رہی ہے

ڈیرہ دون ۲۱ مئی۔ ڈیرہ دون میونسپل بورڈ کی تعلیم کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ میونسپل حدود میں جلد از جلد مفت اور لازمی تعلیم رائج کی جائے معلوم ہوا ہے شہر کے مختلف حصوں میں پچاس سکول کھولے جائیں گے۔ امدادی سکولوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ مفت پرائمری تعلیم کے رائج ہونے پر ان کی گرانٹیں بند کر دی جائیں گی۔

بمبئی ۲۱ مئی۔ ہندوستان کے مشہور تیراک مسٹر پی کے گھوش رودبار انگلستان کو عبور کرنے کے لئے انگلینڈ جا رہے ہیں۔

حیدر آباد ۲۱ مئی۔ ریاست حیدر آباد کی طرف سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ریاست کی زبان ہندوستانی ہو گی۔ تمام محکمہ جات کے لئے جو اپنی رپورٹیں شائع کرتے ہیں یہ ضروری ہے کہ وہ آئندہ اپنی رپورٹیں ہندوستانی میں شائع کیا کریں۔ ان محکمہ جات کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ رپورٹوں کے ساتھ ان کا خلاصہ علیحدہ شائع کریں۔ تاکہ پڑھنے والے کو تمام موٹی موٹی مگر ضروری باتوں کا پتہ لگ جائے۔ یہ خلاصہ ہندوستانی اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کیا جانا چاہیئے۔

لکھنؤ ۲۲ مئی۔ یوپی گورنمنٹ کی تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ جب سے صوبہ میں ہیضہ شروع ہوا ہے سارھے تین ہزار کے قریب آدمی اس مرض میں مبتلا ہو کر مر چکے ہیں۔

پٹنہ ۲۰ مئی۔ کل بہار کونسل میں ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ گذشتہ جولائی سے جنوری گذشتہ تک وزیر اعظم نے سفر خرچ کے لئے ۵۶۷ روپے اور وزیر خزانہ نے ۵۵۸ روپے وصول کئے۔

بمبئی ۲۱ مئی۔ مالابار ہل میں دو سرکاری عمارتیں ہیں جن میں گورنمنٹ بمبئی کے ممبر رہائش رکھتے تھے۔ سات لاکھ روپیہ میں فروخت کر دی گئی ہیں ایک عمارت کشمیر کے شاہی خاندان کے ایک آدمی نے خریدی ہے۔ اس روپیہ سے وزراء کے لئے نئی عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔

پانی پت ۲۲ مئی۔ سکرٹری پنجاب گورنمنٹ میڈیکل اینڈ لوکل گورنمنٹ محکمہ جات نے راولپنڈی ڈویژن کے علاوہ پنجاب کے سب کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں یہ ہدایت دی ہے کہ جب کبھی کسی میونسپل کمیٹی کا کوئی سرکاری ممبر پریذیڈنٹ کے انتخاب کے لئے کھڑا ہو یا جب کبھی اس سوال پر غور کیا جانا ہو کہ پنجاب گورنمنٹ یا کمشنر کے پاس پریذیڈنٹ منتخب کرنے کے لئے درخواست دی جائے۔ تو سرکاری ممبران اس قسم کی میٹنگ کی کارروائی میں کوئی حصہ نہ لیں اور اٹھ کر چلے جائیں۔

انقرہ ۲۲ مئی۔ مجلس عالیہ کبیر نے حکومت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دو کروڑ دس لاکھ پاؤنڈ دفاع وطن کی تدابیر پر خرچ کرے۔ دفاع کے پروگرام میں ساحل بحر پر جدید ترین ساخت کے بھاری توپخانے نصب کر دینے کی تجاویز بھی شامل ہیں

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی